نور و سرور

Noor Aur Saroor

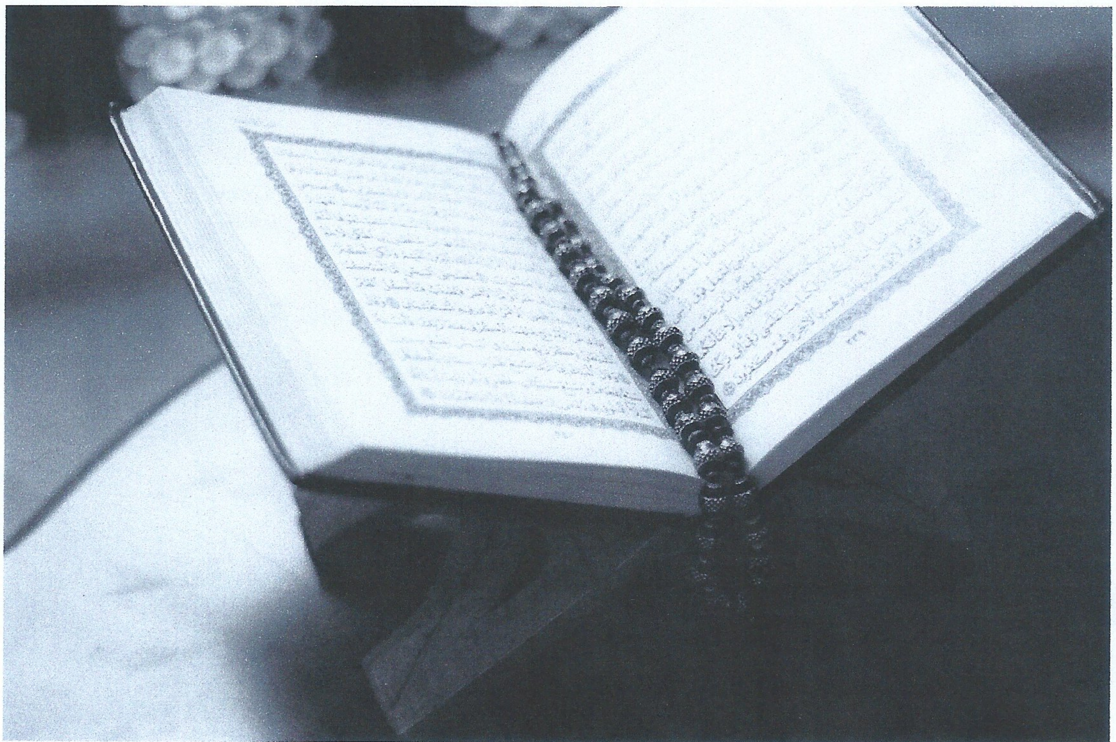

https://pixabay.com/en/book-quran-islam-holy-muslim-1283468/ (08-09-17 @ 12:42)

A collection of poems written by

Sahibzadi Zahida Mazhar

Newcastle Upon Tyne, United Kingdom

Copyright © Zahida Mazhar 2017

سیدی! پیارے خدا کے ابراہیمؑ
ذات اقدس آپؑ کی اعلیٰ عظیم

نورِ اوّل تھے تمہاری پشت میں
آپؑ کی اولاد میں اور نسل ہیں

آپؑ نے کی کعبۃ اللہ میں دعا
ہو گئی مقبول تیری التجا

انبیاءؑ در انبیاء تھے نسل میں
جو دعاؤں کا ثمر تھے اصل میں

تھی دعا ہوں انبیاءؑ کچھ نسل میں
ہو گئی پوری دعا اس شکل میں

بت گرے کعبے کے اور باہر ہوئے
جب امامؐ الانبیاء ظاہر ہوئے

جو دعاؤں کا اصل مقصود تھے
وہ نبیؐ ہیں آخری، معبود کے

وہ جو شاہِؑ ذوالمنن ذیشان ہیں
وہ ہمارا دین ہیں ایمان ہیں

سیدی آقاؑ ہمارے محترم
تیری نسلِ پاک ساری محتشم

تم خلیل اللہؑ کی روح کا چین ہو
اور اسماعیلؑ کے دل جان ہو

اللہ تعالیٰ کے بھی تم محبوبؐ ہو
شافعؐ محشر ہمیں مطلوب ہو

آپؐ سے نظرِ کرم کی ہے طلب
چھوڑتے ہم کو نہیں درد و کرب

دشمنوں نے گھیر رکھا ہے مجھے
وقت کاٹا یاد کر کرکے تجھے

سر پہ ہو گر آپؐ کا دستِ کرم
بھول جائیں ہم زمانے کے ستم

میری دنیا آخرت آباد ہو
آل میری نسل بھی دل شاد ہو

تمؐ خدا کے لاڈلے پیارے نبیؐ
سب سے آخر میں ہوئی جلوہ گری

اہلؑ و آلؑ عترت تمہاری کو سلام
تمؐ پہ تیرے جدِ امجد پر مدام

پیش کرتی ہوں میں ہر پل صبح و شام
تحفے کے ہمراہ صلاۃ و سلام

انبیاءؑ ساروں سے ہم کو پیار ہے
اک خدا کا نور ہے اک یار ہے

اے خلیلؑ اللہ پیارے ذی وقار
آپؑ سے بھی زیادہ کرتی ہے پیار

1

اے مجاہد دین حق کے نیک نام
تیری ذات پاک کو میرا سلام
تیری عظمت اور شجاعت کا گواہ
کوہ احد کا ذرہ ذرہ بن گیا
کوہ احد کو عشق ہے سرکارؐ سے
سید عالم نبیؐ دلدار سے
آپؓ سے احبابؓ سے بھی پیار ہے
سارے اصحابؓ نبیؐ کا یار ہے
کوہ احد کی گود میں تو سو گیا
جنتوں کی وادیوں میں کھو گیا
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تیرے اعضاء
کانپ اٹھا عرش سنکر ماجرا
وہ چباتی تھی کلیجہ آپؓ کا
اس کا حلیہ بھی تھا وحشتناک سا
پیارے حمزہؓ اے ہمارے محترم
یہ تیرا اعجاز ہے تیرا کرم
پی لیا جام شہادت آپؓ نے
اور دکھائی راہ ہدایت آپ نے
بے درد ہندہ کو ایمان دے دیا
نور حق اور نور قرآن دے دیا

یا ہادی و مرسل کی بخشش اس کو چاہ

دامن اسلام میں دے دی پناہ

رحمتوں والے نے بھی بخشی خطا

پر حکم تھا سامنے میرے نہ آ

میرے حمزہؓ کو قتل تو نے کیا

سامنے آ کر نہ دل میرا دکھا

حضرت حمزہؓ تھے آقا جی کے عمؓ

اور شہید عم کا رہتا اُن کو غم

ہندہ کو ہوتی ندامت تھی بڑی

ٹوٹتی دل پر قیامت تھی بڑی

پر وقت نہ ہاتھ آتا تھا اسے

دل تڑپتا تھا رلاتا تھا اسے

مضطرب رہتی نہ کچھ وہ بولتی

جب گناہ کو سوچتی تھی ڈولتی

حضرت حمزہؓ کی ہوتی میں کنیز

جان ان پر وارتی رکھتی عزیز

دشمنوں کو روکتی میں ٹوکتی

ڈھال بنتی وار خود پر روکتی

پر کہاں تھی ایسی قسمت یہ نصیب

ہوتی میں اس دور میں رہتی قریب

حضرت حمزہؓ پیارے کر قبول

پیش کرتی زائرہ ہے چند پھول

کوہ اُحد کی، بات جبلِ نور کی
جب حرا کی بات ہو یا طور کی
ہم کو دیتی ہے محبت کا مزہ
بات ہوتی ہے جو غارِ ثور کی
میرے آقا جانتے ہر بات ہیں
ہو خبر نزدیک کی یا دور کی
بات تیری ذات حق کی بات ہے
ذات تیری ہے تجلی نور کی
دیکھ کر سرکار کا حسن و جمال
کیوں کریں ہم بات حسنِ حور کی
یاد تیری نے تیرے سر کی قسم
ہر پریشانی ہماری دور کی
آ رہی ہے تیرے گنبد سے ضیاء
آنکھ کی پتلی میں تیرے نور کی
میری خلوت میں ہے تو جلوہ نما
تیری یادوں نے ہے جاں مسرور کی
میرے دامن میں تیری خیرات ہے
تو نے جھولی خیر سے بھرپور کی
تجھ سے دوری کا تصور ہے گناہ
ہر وجہ دوری کی ہم نے دور کی
اب ہماری انجمن میں ہیں وہی
شمع محفل جو ہیں بزمِ نور کی
ہو کوئی حیلہ اگر اے جانِ جاں
حاضری ہو پھر تیری رنجور کی
چاہتی ہوں آؤں پھر دربار میں
میری ہستی اس لگن نے چور کی
تیرے قرباں شاہِ عالم کر نظر
عرض نے ہے زاہدہ مجبور کی

ا

مظالم میں گھیری نبیؐ جی کی آلؑ
بیاں کیا کروں کربلا تیرا حال
رہا قافلہ غم زدہ دل فگار
تیرا کوئی ذرہ نہ تھا غم گسار
تیرے ریگ زاروں سے اٹھا غبار
نواسۂ نبیؐ کے گئے جان ہار
زمیں خون شہدا سے تھی لال لال
تجھے کیا ہوا ہوگا اس کا ملال
حسینؑ بن علیؑ ہو گئے ہیں شہید
کہ کافر نے رکھی نہیں کوئی دید
جو جام شہادت پلایا گیا
تو نیزے پہ سر کو اٹھایا گیا
شہادت کے پیتے رہے ہیں جو جام
انہیں سارے پیاروں کو میرا سلام
جو غازی بچے ہو گئے گرفتار
وہ تھے پا بجولاں سست رفتار
قدم وہ اٹھاتے بڑے کرب سے
تڑپتے تھے زنجیر کی ضرب سے
شکستہ تھی حالت وہ تھے پر ملال
تھے حیران پریشان غمگیں نڈھال
مگر کوئی راہِ مفر نہ ملی
کہ دشمن کے آگے نہ ان کی چلی

شرم اور حیا جن کی تھیں خوبیاں
نواسی نبیؐ کی وہ سب بیبیاںؓ

جنہیں قید کر کے گھمایا گیا
تماشا بنایا پھرایا گیا

سروں سے دوپٹے اتارے گئے
برے نام دے کر پکارے گئے
دوپٹے یا چادر نہیں پاس تھیں
وہ مجبور و بے بس تھیں پُر یاس تھیں
گلی کوچے ان کو پھراتے رہے
وہ بد بخت دھکے لگاتے رہے
ہوئے پاؤں زخمی زمیں گرم تھی
کہ ننگے تھے پاؤں جلد نرم تھی
رواں خون زخموں سے تھا برا حال
غم و دکھ سے شہزادیاںؓ تھیں نڈھال
حلق میں تھے کانٹے پڑے پیاس سے
رہیں دیکھتیں ہر طرف یاس سے
یزیدوں کے دربار لایا گیا
تو حسینؓ کا سر دکھایا گیا
یہ جرأت تھی ظالم کی بدکار کی
چھڑی سر پہ حسینؓ کے مار دی

یہ حرکت نہ زینبؑ سے دیکھی گئی
یہ سب دیکھ کر نہ وہ چپ رہ سکی
تڑپ کر یہ کافر کو دی بددعا
رہو پیٹتے ظالموں تم سدا
خدا نہ کبھی معاف تم کو کرے
جہنم کے تقدیر میں ہوں گڑھے
قیامت کی رسوائیاں پاؤ تم
ہمیشہ کی تنہائیاں پاؤ تم
رہے نہ سعادت تمہارے لئے
نہ کوئی عنایت تمہارے لئے
ہمیشہ کو لعنت خدا کی رہے
پڑے اب ہدایت سدا ہی رہے

نبیؐ کے پیاروںؓ کے چشم و چراغ
جو قید و کرب میں تھے دل داغ داغ
انہیں جنتوں کی مبارک نوید
بنے مومنین جو بھی غازی شہید

اے زینبؑ تمہیں سب کو میرا سلام
رہے جو مصیبت میں قیدی تمام
نبیؐ کے دلاروؓ درودیں ہزار
میری غم سے آنکھیں ہوئیں اشکبار
تیرے غم کرب سے ہوئی بیقرار
تیری زائرہ ہے تیری غم گسار

عیسیٰؑ ابن مریمؑ تجھے میرا سلام
حضرت مریمؑ پہ بھی رحمت مدام
مسلماں ہوں! مرسلینؑ کو مانتی
خاندانِ انبیاءؑ پہچانتی
آپ ہیں عیسیٰؑ روح اللہ نبی
آپ کے اجداد پیارے ہیں سبھی
تھی ولادت آپ کی بن باپ کی
جبکہ ولیہ والدہؑ تھی آپؑ کی
حضرت مریمؑ جواں جب ہو گئیں
قدرتیں رب کی عیاں جب ہو گئیں
اک کنواری کے ولادت ہو گئی
اک مقدس روح عنائت ہو گئی
حضرت مریمؑ کو صدمہ تھا بڑا
سوچتی تھیں وقت کیسا آ پڑا
رنج تھا آنکھوں سے چشمے ابلے
گرد آنکھوں کے تھے حلقے پڑ گئے
لوگ کہتے تھے اے مریمؑ کیا کیا
تم کنواری تھیں مگر بچہ جنا
کیا رہا نہ تجھ کو کچھ احساس تھا
نہ تجھے کچھ آبرو کا پاس تھا
والدین تیرے تو تجھ جیسے نہیں
تیرے بچپن دیکھ لو ویسے نہیں
کر لیا ہوتا کوئی تو کام ایک
جس سے ہو جاتا تمہارا نام نیک

2

حضرت مریمؑ تھیں دل بردا شتہ
مل نہ تھا ان کو کوئی راستہ
وہ کنواری پاک دامن تھی بڑی
امتحان سخت میں وہ تھی پڑی
آ گیا اللہ کی نصرت کا وقت
حکم آیا عیسیٰؑ بولو بات سخت
بولے عیسیٰ لوگو سن لو میری بات
مت کہو اماںؑ کو ایسی ویسی بات
مانگتے ہو کیوں میری ماں سے جواب
رحمتیں ہیں میری ماں پر بے حساب
میری اماں پر ہے رحمت کی جھڑی
میں ہوں اللہ پاک کا سچا نبی
مجھ کو اللہ پاک نے دی ہے کتاب
میں ہوں مرسلؑ میری اماں کو ثواب
میری پیدائش بھی وقت سعد ہے
ساتھ رحمت میرے مرنے بعد ہے
لوگ سنتے دیکھتے حیرت زدہ
یہ تو ہے اللہ کا اک معجزہ
ایک نو مولود گر ہیں کھولتا
پالنے میں ہے پڑا اور بولتا
حضرت مریمؑ کو ہوں بے حد سلام
ابن مریمؑ ہیں محمدؐ کے غلام
زاہدہ کرتی ہے عیسیٰؑ کو سلام
حضرت مریمؑ کا بھی ہے احترام

کلام نمبر 56

اے میرے محبوبؐ میری خلوتوں میں آج آ
اس اندھیرے گھر مجسم نور ہو جلوہ نما
چاندنی تیری اجالا کر دے میری رات میں
دیکھ لوں میں نور یزداں مصطفیؐ کی ذات میں
میری کٹیا میں جو آئیں میرے آقاؐ یا نبیؐ
میری بگڑی کو بنائیں میرے آقاؐ یا نبیؐ
اپنی بیپتا ہے سناتی سیّدؐ ابرار کو
درد میں ڈوبی کہانی سیّدؐ ابرار کو
بات اک یہ ہے بتاتی سیّدؐ ابرار کو
چاہتی ہے یہ دلواتی سیّدؐ ابرار کو
کچھ توجہ کیجیے سرکارؐ ہیں ہم امتی
چاہتے ہیں آپؐ کی نظر کرم یا سیّدی
مرحبا صلے علیٰ تشریف لائے مجتبیٰؐ
کیا کروں میں پیش حرمت جاں جاں یا مصطفیؐ
زیر احسان آپؐ کے ہے میرا تو ہر اک رواں
میری سانسیں آپؐ کی ہیں آپؐ کی ہے میری جاں
ساقیؐ کوثر کی چاہت خون میں ہے گھل گئی
دونوں عالم کی ہے دولت کمتریں کو مل گئی
شکریہ سرکارؐ نے دامن ہمارا بھر دیا
ورنہ دنیا نے ہمیں زیر و زبر ھا کر دیا
اس حقیقت کی نہیں منکر تمہاری زاہدہ
دمبدم کرتی تیرا ہے ذکر تیری زاہدہ

معظم ہیں آدمؑ مکرم نبیؑ
پھر بعد دیگر جو آئے سبھی
خدا کے پسندیدہ افراد تھے
سوا لاکھ کم بیش تعداد تھے

بڑی شان والے ہیں سارے جلیل
کوئی ہے حبیبؐ اور کوئی خلیلؑ
کوئی ہے نجیؑ اور کوئی کلیمؑ
ذبیح اللہؑ روح اللہؑ جیسے عظیم

جہاں میں جو آئے نبیؑ اور رسول
بتانے جہاں کو خدا کے اصول
صحیفے وہ لے لے کے آتے رہے
قوانین اللہ بتاتے رہے

زبور اور توریت اتری انجیل
تھی تینوں کتب میں تمہاری دلیل
یہ بھیجی خدا نے تھی پہلے نوید
نبیؐ آخری کی ہے قرآں مجید

تیرا آسمانوں پہ احمدؐ ہے نام
زمیں پر تمہارا محمدؐ ہے نام
ہوں ختمؐ الرسلؐ کو کروڑوں سلام
کروڑوں درودیں ہمہ وقت عام

رہا نورؐ اول تھا بے شک نہاں
ظہور آپؐ کا ہو گیا جب یہاں
خبر دے دی اللہ نے احمدؐ ہے نام
محمدؐ کے بن کے رہو سب غلام

فرشتے ہیں چاکر میرے یارؐ کے
رہو بن کے خدام سرکار کے
امامؐ انبیاء کی اطاعت کریں
تو سرکار سب کی شفاعت کریں

کہ روز جزا ان کو ہے اختیار
کوئی ہو مصیبت میں، ہو دل فگار
نبیؐ کی نظر میں جو آ جائے گا
نجات اخروی وہ تو پا جائے گا

میرا داغ دھبوں سے دامن ہے پر
خدارا نظر مجھ پہ رحمت کی کر
تیری زاہدہ ہو کے تیری رہے
نگاہِ عنایات میں ہی رہے

مظہر الدینؒ شاعر دربار تھے
عشق آقاؐ سے بڑے سرشار تھے

وہ بوقت سحر کہتے نعت تھے
دن میں سنتے غم زدوں کی بات تھے

لوگ آتے تھے زیارت کر سکیں
اور مرادوں سے بھی جھولی بھر سکیں

آپ تھے درویش طینت بے غرض
مدحت سرکارؐ کرنے کو عرض

اہل دنیا سے بچاتے وقت تھے
جاہِ دنیا کے مخالف سخت تھے

صاف باطن پاک دل تھے اس لئے
رکھتے دنیا سے وہ رغبت کس لئے

ان کو تھیں محبوب نعتیں شاہؐ کی
دنیا داری سے نہ رسم و راہ تھی

کہتے رہتے نعت اس ذیشانؐ کی
کرتے تفسیریں بیاں قرآن کی

خود ولی اللہ بڑے در اصل تھے
اولیاء اللہ کی ہی نسل تھے

حلقۂ احباب بھی تھے اولیا
سارے پیران و مشائخ رہنما

مل کے کرتے دین پر غور و فکر
یا احادیثِ نبیؐ زیرِ نظر

محفلیں ہوتیں بڑی ہی رات تک
چاہ پہنچے وہ خدا کی ذات تک

وہ روحانی محفلیں وہ روز و شب
بن گئے ہیں قصۂ پارینہ اب

یہ بڑی رغبت ہے مجھ کو نعت سے
اور الفت ہے نبیؐ کی ذات سے

شاہ کی چاہت ہے خوں میں گھل گئی
زاہدہ کو یہ وراثت مل گئی

والدہ میری بڑی تھی نیک طینت بالیقیں
نیک دل اور پاک روح تھی عالم دین تھیں

ہر کسی کے کام آنا خاصۂ فطرت رہا
ہر کسی کو مشورہ بھی آپ نے اچھا دیا

اپنا ہو یا غیر سب کے دکھ پہ ہو جاتیں اداس
رازداری میں بھی رہتا رازداری کا تھا پاس

دیکھتیں بیمار یا دکھی ہے آیا گر غریب
ساتھ ان کو لے کے جاتیں ڈھونڈنے کوئی طبیب

خرچ ان پر رقم کرتیں کچھ دوا کے واسطے
اور مریضوں کو رقم دیتیں غذا کے واسطے

کچھ غریبوں کے لئے تعلیم کا تھا انتظام
اور بچوں کے بیاہ کے واسطے بھی اہتمام

القرض تو ہر کس و ناکس کی کرتی تھی مدد
تجھ پہ اور تیری لحد پر رحمتیں ہوں بے عدد

تو پھر میں بھی اٹھ کر کیا کرتی دعا
میری آل اولاد کا حافظ رہے میرا خدا

786

والدہ رہتیں دعا گو ہم سبھوں کے واسطے
راہ نہ پائیں بلائیں ، روک دیتی راستے

تسبیحِ شب کی سب دعائیں بن کے رہتیں تھیں حصار
اور جہاں کے غم الم سے تھا بچاتا تیرا پیار

ہم بھی رہتے بے خبر دنیا کے گرم و سرد سے
آنچ نہ آتی کبھی دنیا کے غم دکھ درد سے

آج دنیا کے ستم سے ہم ہوئے زیر و زبر
حالِ دل کس کو سنائیں کون لے گا اب خبر

پیاری امّی جان تیری یاد آتی ہے بہت
اور جدائی آپ کی ہم کو رلاتی ہے بہت

آپ تو رہتیں ہیں فردوسِ بریں میں میری جان
اور مقاماتِ علیشن میں ہیں شاہ کی خادماں

اے مقدس روح تیرے درجات ہیں اعلیٰ ترین
بن کے رہتی ہے وہاں پر تو کنیزِ شاہِ دین

اپنے آقا کے قریں جب زاہدہ ہوگی مکیں
ان کے قدمین مقدس پر رہے گی یہ جبیں

1

میرے بچو ! ہوں مبارک عید کی خوشیاں تمہیں
اور تمہارے سب پیاروں پر خدا کی رحمتیں

ہوں تمہارے روز و شب میں دائمی خوشیاں بہار
تم قرآں کی عظمتوں پر جان کر دینا نثار

تم خدا کے با وقار رہنا تاکہ ہو اچھوں میں نام
تم امانت دار رہنا تاکہ ہو سچوں میں نام

دین حق کے پاسباں بن کر مجاہد بن رہو
اور راہ تقویٰ پہ چلنا تاکہ زاہد بن رہو

ہے دعا کہ میرے بچے ربّ کی رحمت میں رہیں
اور رحمت عالمیں کے سایۂ رحمت پلیں

ہر گھڑی اس بات کا رکھنا میرے بچو خیال
ہو نہ کوئی کام ایسا جس سے آجائے وبال

نہ کسی کا دل دکھانا نہ ہو کوئی پر ملال
اور رزق اپنا بھی رکھنا طیب و طاہر حلال

تم غریبوں اور مساکین کی مدد کرتے رہو
سنتِ سرکار پر ہر حال میں چلتے رہو

بے ثباتی اس جہاں کی ہم نے دیکھی ہے بہت
بے مروت لوگ ہیں اور دل بھی ان کے ہیں سخت

وقف کر کے زندگی ۔ اللہ کو دے دو قرض
جو عطا کرتا ہے نعمت دور کرتا ہے مرض

میرے بچو اس جہاں میں زندگی ہے چار دن
یہ غنیمت جان کر نیکیوں کا جال بن

2

کر فکر ظلمت ذلالت میں نہ ہوں لمحات گم
نور کی کرنیں جمع کر زندگی ہوتی ہے کم
پیارے بچو! اب حیات دائمی کا ہو خیال
کس لیے کرتے جمع ہو بے وفا دنیا کا مال

مال و دولت زر خزانہ سب یہاں رہ جائے گا
بعد تیرے جاتے کس کے واسطے کام آئے گا

اس جہان بے مروت کے لئے جو بھی کرو
بھول کر بھی یاد کرتے یہ نہیں جب تم مرو

اس سے بہتر ہے لگائیں دل خدا کی یاد میں
جو ہمارے کام آئے آخرت میں بعد میں
ہم خدا کے سامنے جائیں تو جائیں سربلند
اے میرے بچو! خدا تم سب کو رکھے ارجمند
ثمر ہوں تیرے چمن میں ذکر کے اذکار کے
پھول نعت مصطفیٰ کے حمد کردگار کے
نعت کے باعث مقام عشق جامیؔ پا سکو
اور عشق مصطفیٰ سے انقلاب اک لا سکو
دن تمہارے عید ہوں اور شب شب برات ہو
اور تمہارے لب پہ ہر دم دین کی ہی بات ہو
تم پھلو پھولو گھروں میں اتفاق و پیار ہو
رحمت سرکار ہو اور رحمت غفار ہو

اپنی امی زاہدہ کی بات کو تم سوچنا
گر برائی کی طرف راغب ہو دل تو روکنا

نمبر 35

جب بھی لب پر میرے آقا کی ثنا آتی ہے
میٹھی میٹھی سی کسک جاں میں اتر جاتی ہے

کاش میں ایسی کہوں کوئی ثنائے خواجہؐ
جیسی کہ خواجہؐ دین آپؐ کے من بھاتی ہے

دیکھ کر آپؐ کو حسانؓ رہے مدح سرا
پر میری فکر شبیہہ ایک بنا پاتی ہے

جیسے ہو نور کے ہالے میں دمکتا مہتاب
جس کی ہر کرن جہانوں میں ضیا لاتی ہے

ایسے اوقات میری روح کو بہلاتے ہیں
اور میری جان تیرے نور میں کھو جاتی ہے

اور دل پیار سے مغلوب ہوا جاتا ہے
تیری تحسین کے نغمات زباں گاتی ہے

میری سوچوں کی عبادت ہے ثنائے خواجہؐ
میرے افکار کو خواجہؐ کی ثنا بھاتی ہے

حمد کیا ہے؟ میرے اللہ کی ثنائے خوش کن
نعت سرکارؐ کے اوصاف کو گنواتی ہے

زاہدہ آج کرم ان کا بہت ہے ہم پر
میری جاں جلوۂ جاناں میں گھلی جاتی ہے

گزاریں عبادت میں اپنا وقت
کہ ہوتا صفر کا مہینہ ہے سخت
ہیں آفات آئیں جہاں میں بڑی
بلاؤں کی فوجیں ہیں ہر جا کھڑی
ہیں آفت بلائیں ہر اک موڑ پر
کریں رب کو راضی ابھی دوڑ کر
حفاظت میں رکھے خدائے کریم
سدا رحمتوں سے نوازے رحیم
کبھی مشکلوں سے نہ ہو واسطہ
رہے رحمتوں سے بھرا راستہ
رہے اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم
میری آل در نسل پر ہو رحم
جتن وہ خدا کی رضا کے کریں
وہ ایماں کی دولت سے دامن بھریں
انہیں نورِ قرآں بھی ہو نصیب
وہ دینِ الٰہی سے بنکر نقیب
کریں کام دینِ خدا کے لئے
ولائت کی دستار ان کو ملے

کریں کام اچھے رہیں ارجمند
خدا کی عنایات سے سربلند
ہوں مسند ولایت پہ جلوہ فگن
ملے رحمت و شفقتِ ذوالمنن

وہ سلطانِ دیں کے رہیں باوفا
ہو رحمت لقب کی اطاعت سدا
خدا اور نبیؐ کی طلب میں رہیں
غلامانِ رحمتؐ لقب میں رہیں
عنایات تیری رہیں بے بہا
کمی نہ کبھی کوئی آئے ذرا
جہاں چھوڑ جانے کا جب ہو وقت
میرے اللہ آئے نہ وقت سخت
تیری رحمتوں کی بہاروں میں ہوں
رسولؐ خدا کی پناہوں میں ہوں
رہے وردِ لب نعت صلّے علیٰ
ہو کلمہ شہادت بیاں برملا

دعا کر رہی ہے تیری زاہدہ
خداوند عالم ملے فائدہ

اے نسیمِ سحر جا
لے کے میری التجا
ربِ کعبہ کے حضور
عرض کرنا اے غفور
اک گدائے بے نوا
کہہ رہی ہے یا خدا
وقت مجھ پر ہے پڑا
سخت مشکل اور کڑا
دافعِ رنج و بلا
ہوں مرض میں مبتلا
دیجیئے ہم کو شفا
یہ ہماری ہے دعا
ہو کرم ہم پر تیرا
میرا ہے یہ مدعا
میری دنیا آخرت
میں ہو خیر و عافیت
رحمتیں ہمراہ ہوں
ساتھ میرے شاہؐ ہوں
میں حضوری میں رہوں
آپؐ کی خدمت کروں
شاہؐ کی مدحت سے تر
ہوں دل و جان و جگر
ہو قبول بارگاہ
زاہرہ کی یہ دعا

1

وقت پر فرعون کی تھی جب گرفت
کر دیا اعلان اس نے ایسے وقت
حاملہ مائیں گرا دیں حمل کو
جو ہو نو مولود اس کا قتل ہو
اس کو مطلع کر گیا تھا جوتشی
قوم اسرائیل میں بچہ کوئی
دشمن فرعون بن کر آئے گا
وہ نبی اللہ کا کہلائے گا
واحد و یکتا کا دیں پھیلائے گا
موت تیری کا سبب بن جائے گا
اس لئے فرعون کرتا تھا قتل
بچہ ہو گر کوئی اسرائیل نسل
حضرت موسیٰؑ کی اماں حاملہ
چھپ کے رہتی گھر میں اپنے جا بجا
جب تولد ہو گئے موسیٰؑ کلیم
تھا خداوند دو عالم ہی ندیم
کر دیا دریا برد موسیٰؑ کو جب
محل میں فرعون کے پہنچے وہ تب
آسیہؑ تھیں باغ میں محو خرام
دیکھکر بچے کو کرتی تھیں کلام
قتل مت فرعون کر معصوم کو
مجھکو پیارا یہ بھلا معلوم ہو

آسیہ نے فیصلہ تھا کر لیا
اپنی باہوں میں وہ بچہ بھر لیا
ہم نوا شوہر کو اپنے کر لیا
نامراد فرعون اٹھ کر چل دیا

یوں پلے فرعون کے گھر میں کلیم
آپ کا کردار تھا اعلیٰ عظیم
بات حق کہتے کی پا لیتے سزا
جھوٹ سے ہر حال بچتے با حیا

تھے سفر میں ایک دن موسیٰ نبی
حاملہ بیوی بھی تھی ہمراہ چلی
تھی اندھیری رات میں سردی بڑی
دردِ زہ میں مبتلا بیوی پڑی

طور پر شعلہ جو دیکھا آگ کا
سوچا موسیٰ نے یہ موقع ہے بھلا
جا کے دیکھوں گر مدد مل جائے کچھ
زچہ کی مشکل اگر ٹل جائے کچھ

طور پر پہنچے تو عقدہ یہ کھلا
در اصل شعلہ تھا وہ اک نور کا

ہمکلام اللہ سے موسیٰؑ ہو گئے
جلوۂ ربّ العلیٰ میں کھو گئے
آپ کرتے تھے کلام اللہ سے
وقت کاٹا کچھ خدا کی چاہ سے
پھر ہوا احساس بیوی کا انہیں
دردِ زہ میں چھوڑ آئے تھے جنہیں
بولے موسیٰؑ بیوی دردِ زہ میں ہے
بکریوں کا گلہ چراگاہ میں ہے
جاؤں جا کے دیکھوں کیا ہے ان کا حال
بیوی بچے کر رہے ہوں گے پر ملال
حق نے فرمایا فکر نہ کر کلیمؑ
جب کہ حامی ہے تیرا ربِّ رحیم
بیوی کی خدمت کو حوریں ہیں پڑی
بھیڑیوں کے زیرِ نگرانی بھیڑیں ہیں تیری
آ گئے موسیٰؑ جو اپنی قوم میں
رہتے تھے موسیٰؑ صلوٰۃ و صوم میں
تھے مبلغ دینِ حق کے بے گماں
دین سے کس کو شغف تھا پر وہاں
لوگ تو فرعون کو تھے پوجتے
جب خدا کا نام سنتے پوچھتے

جس اللہ کی بات کرتے ہو کلیم
ہم کو بھی دکھلا وہ کیسا ہے عظیم
موسیٰ کے در پر قبیلے ہو گئے
طور پر جانے کے چیلے ہو گئے
سربراہاں جتنے بھی تھے زور پر
سب کو لے کے آئے موسیٰ طور پر
ربِ ارنی کا تقاضہ کر دیا
تابِ جلوہ نہ ہوئی سب جل گیا
پھر ہوئے بیہوش تھے موسیٰ رسول
جل گئے ساتھی پڑی تھی ان کی دھول
ہوش میں آئے تو موسیٰ نے کہا
ساتھیوں کو زندہ کر دے یا خدا
چل پڑے اٹھ کر مرے تھے جو پڑے
دولت ایمان دامن میں بھرے
حضرت موسیٰ کی باتیں ہیں طویل
دوست رکھتا تھا انہیں ربِ جلیل
مختصر اب بات کو یوں کر رہی
قلم اور قرطاس کو یوں دھر رہی
ید بیضا و قصہ عصا ہو گا کبھی
کر سکی تو پھر بیاں ہو گا سبھی
حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو
زاہدہ کا با ادب سلام ہو